# رسائل و مسائل

## برادر تنظیموں کے ساتھ کام

اسلامی جمعیت طلبہ سے منسلکی کے دوران، کیمپ اور مرکزی شوریٰ کے ساتھ آپ کی نشستوں سے اور آپ کی تحریروں سے، آپ کے خیالات سے آگاہی رہی ہے۔ اس حوالے سے دل چاہتا ہے کہ گاہے بگاہے آپ کی رہنمائی حاصل رہے۔

میں اس وقت جماعت کا رکن ہوں، اور ڈاکٹر ہوں۔ شروع شروع میں جماعت کے کام کے ساتھ چلا۔ مگر جوں جوں عملی زندگی آگے بڑھتی گئی، وقت اور جماعت کے لگے بندھے کام کے ساتھ اپنا قدم نہیں ملا سکا۔ اس وجہ سے کچھ عرصہ مایوسی میں بھی گزرا۔ اپنے آپ کو لعن طعن کرتے گزرا، پھر یہ سوچ کر کہ جماعت میں ہمارے لیے کوئی پیشہ ورانہ اور عملی کام نہیں ہے، اس لیے جیسے جی چاہے کرو، اور جب بھی کرو تو کون پوچھنے والا ہے، سوائے اللہ کے۔

زندگی اس ڈگر پہ چل رہی تھی۔ لیکن چونکہ جمعیت کی زندگی میں بہت سرگرمی سے کام کیا تھا، وہ لگن بے چین بھی کیے رکھتی تھی۔ پھر جو چند لوگ جمعیت میں ہمارے ساتھ تھے، انھوں نے پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن (پیما) کے لیے مجھ سے رابطہ کیا، اور پرزور اصرار کیا کہ میں بھی کام کروں۔ اس طرح میں پیما میں آ گیا۔ میں نے جماعت کے اکابر سے بار بار دریافت کیا کہ کیونکہ پیما شاید آپ لوگوں کی مرضی سے وجود میں آئی ہے، اس کے کرنے کے کیا کام ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں مایوسی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوا۔

اب آپ سے رہنمائی درکار ہے کہ ہمیں کس طرح اور کیا کام کرنا چاہیے۔ جماعت ہماری کوئی سپورٹ کر سکتی ہے یا نہیں؟ یا جماعت کے پاس اپنے ماہروں سے کام لینے کا کوئی نقشہ ہے یا نہیں؟ کیونکہ صورتِ حال یہ ہوئی ہے کہ ہمارے کراچی کے بیشتر رکن ڈاکٹر، جمعیت و جماعت کے، امریکہ سدھار چکے ہیں۔ چند موجود ہیں لیکن کوئی واضح ٹارگٹ سامنے نہیں ہے۔

چند باتیں مختصراً آپ کے سامنے رکھے دیتا ہوں۔ آپ غور کریں گے تو شاید ان میں کچھ

© rasailojaraid.com



تشفی کا سامان پائیں۔

۱۔ جماعت آپ اور ہم جیسے افراد پر مشتمل ہے۔ "ہم" اور "وہ" دوئی اور غیریت کی زبان ہے' اور اسی سوچ کی عکاس۔ جب آپ یہ سوچ اختیار کر لیں گے کہ ہم ہی جماعت ہیں' تو بہت ساری گرہیں کھل جائیں گی۔ پھر آپ یہ نہ سوچیں گے کہ کیا جماعت کے پاس ہم سے کام لینے کا کوئی نقشہ ہے؟ بلکہ آپ یہ سوچیں گے کہ کیا ہمارے (یعنی جماعت کے) پاس ہم سے کام لینے کا کوئی نقشہ ہے۔ جب آپ یہ پہلا قدم اٹھا لیں گے' تو پھر جو آپ کی جتنی مدد کر سکے گا' وہ انشاء اللہ کرے گا۔

۲ ۔ جماعت تو بنی ہی اس لیے ہے کہ ساری امت کی' بلکہ ساری انسانیت کی رہنمائی کرے۔ اس لحاظ سے جماعت کا ہر فرد رہنما ہے۔ یہ نہیں کہ گنتی کے چند آدمی جنرل ہیں' باقی سپاہی۔ یہاں تو ہر ایک کو جنرل ہونا چاہیے' جو اپنا اپنا مورچہ سنبھال کر جدوجہد کو آگے بڑھاتا رہے۔ جہاں لوگ جماعت کی طرف سے ہدایت ملنے کے منتظر رہیں' جب کہ وہ خود ہی جماعت ہیں؛ وہاں کوئی وسیع اور ہمہ دم متحرک جدوجہد کبھی بھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ ہمیں روبوٹ نہیں' قائد انسان درکار ہیں۔

۳ ۔ جماعت کا اصل مقصد' بلکہ جوازِ وجود' یہ ہے کہ لوگوں تک دعوت الی اللہ پہنچے۔ وہ اس پر لبیک کہیں' خود کو بقدرِ استطاعت بدلنا شروع کریں' اور غلبۂ دین کے لیے جوش و جذبہ سے سرگرم عمل ہو جائیں۔ اب اس کے لیے زید' بکر کو کیا کرنا ہے' تو ان کے لیے جو اس کی تنظیم کا حصہ ہوں' بنیادی خاکہ تو جماعت فراہم کرے گی' رنگ ان کو خود بھرنا ہو گا' محلہ میں' ضلع میں۔ جو جماعت کے علاوہ کسی تنظیم میں ہوں' ان کو اپنا خاکہ بھی بنانا ہو گا' اور رنگ بھی بھرنا ہو گا۔ خاکہ بنا لیں گے' تو جماعت مشورہ ضرور دے گی۔

۴ ۔ برادر تنظیموں کے بارہ میں جو ہماری سوچ ہے اس کا پورا اندازہ آپ کو اس سوال نامہ سے ہو سکتا ہے جو چند سال قبل جماعت نے ان تنظیموں کو ارسال کیا تھا' اور اس سرکلر سے بھی. جو بعد میں جماعت کی طرف سے ان کو جاری کیا گیا تھا۔ آپ یہ اپنے مرکز سے حاصل کر لیں۔ اگر وہ اسے ضائع کر چکے ہوں' تو ہمارے شعبۂ تنظیم کو لکھ کر نقل منگوا لیں۔

۵ ۔ بنیادی بات یہ ہے کہ پاکستان اسلامک میڈیکل ایسوسی ایشن جیسی تنظیم کا جواز اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب وہ کوئی ایسا کام کرے جو جماعت کی تنظیم میں نہ ہو سکتا ہو۔ اگر پیما میں وہی لوگ بیٹھے نظر آئیں جو بلا کسی مشکل کے جماعت کی گاڑی میں بیٹھ سکتے ہوں تو ایک علیحدہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



گاڑی کی کیا ضرورت ہے۔ علیحدہ گاڑی پر بہت اضافی خرچ ہوتا ہے' انسانوں کا بھی اور مال کا بھی۔ اگر آپ وسیع پیمانہ پر ڈاکٹروں کو' یا ڈاکٹروں کی کمیونٹی کو دین کے لیے متحرک کر سکیں تو یہ پیما کی اصل کامیابی ہوگی۔

اس پہلو سے جو بات میں کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ "اگر ایک اور جماعت اسلامی ہی بنانا تھی تو جماعت سے علیحدہ کام کرنے کی کیا ضرورت تھی"۔

۶ - طالب علمی کی زندگی اور کیریئر اور متاہلانہ زندگی میں بڑا فرق واقع ہو جاتا ہے۔ جو ماضی کے رومانوی خوابوں میں کھوئے رہتے ہیں' وہ مایوسی کا شکار ہوتے ہیں۔ جو حقائق کا سامنا کر کے اپنے مقصد کی طرف اپنی راہ خود بنانے کے عزم سے سرشار ہوتے ہیں' وہ بالآخر راہ پا لیتے ہیں۔ جو لوگ امریکہ سدھار گئے ہیں' اگر مجبور و مضطر نہیں' تو ان کے جانے کی وجہ یہ نہیں کہ کوئی واضح ٹارگٹ نہیں' بلکہ یہ ہے کہ اب دوسرے ٹارگٹوں کو ترجیح حاصل ہوگئی ہے' اور ماضی کے' جمعیت کے زمانہ کے' ٹارگٹ مدھم' غیر واضح اور نگاہوں سے اوجھل ہوگئے ہیں۔

۷ - اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے وسائل تو آپ کو خود ہی فراہم کرنا ہوں گے۔ آخر جماعت سب کے لیے اتنے وسائل کہاں سے لائے؟ وسائل جمع کرنے کا ذریعہ "ہم" ہی ہیں۔ آپ سوچیے کہ کیا آپ کو ۱۰۰ ڈاکٹر کراچی میں ایسے نہیں مل سکتے جو روزانہ اپنے ایک مریض کی فیس ایک ڈبہ میں غلبۂ دین اور اپنے منصوبوں کے لیے ڈالتے رہیں۔ میرا اندازہ ہے ۵۰ - ۶۰ لاکھ سالانہ اسی طرح جمع ہو سکتے ہیں۔ (خرم مراد)

---

## اسبال ازار

اسبال ازار سے کیا مراد ہے۔ ٹخنوں سے نیچے ازار (تہمد) کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

**عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار** (مشکوۃ بحوالہ بخاری)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ٹخنوں سے نیچے ازار (تہمد) کا جو حصہ ہوگا وہ دوزخ کے حوالے ہوگا۔



© rasailojaraid.com